معارف القرآن

تالیف

[illegible]

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا الحافظ محمد ادریس صاحب کاندھلوی

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

جلد پنجم مشتمل بر تفسیر پارہ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

با ترجمہ حقیقت آگاہ معارف پناہ عارف باللہ حضرت شاہ عبد القادر بن شاہ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرہما

شائع کردہ

مکتبۃ المعارف

دار العلوم الحسینیہ شہداد پور

سندھ، پاکستان

باجازت: مکتبہ عثمانیہ بیت الحمد ۳۵۳ مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

www.ahlehaq.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ

الحمد للہ وللہ المنۃ کہ دریں زمان میمنت اقتران تفسیر سراپا تنویر گنجینۂ حقائق و معارف و خزینۂ اسرار و لطائف کشاف مشکلات قرآنیہ و وصاف مخدرات فرقانیہ

مُسمّٰی بہ

معارِفُ القرآن

تالیف

شیخ التفسیر و الحدیث حضرت مولانا الحافظ محمد ادریس صاحب کاندھلوی

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

جلد پنجم مشتمل بر تفسیر پارہ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

بہ ترجمۂ حقیقت آگاہ معارف پناہ عارف باللہ حضرت شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ اسرارہما

شائع کردہ

مکتبۃ المعارف

دارالعلوم الحسینیہ شہدادپور

سندھ، پاکستان

باجازت: مکتبہ عثمانیہ بیت الحمد ۳۵۳ مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

www.ahlehaq.org

نام کتاب :- معارف القرآن جلد ۔

نام مصنف :- حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکمل سیٹ :- ۸ جلد

صفحات جلد ۵ ۶۱۲

کتابت متن قرآن کریم : خطاط القرآن حضرت سید محمد اشرف علی الحسینی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

کتابت سرورق :- سید انیس الحسن ابن سید الخطاطین سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم العالیہ لاہور

کتابت ترجمہ و تفسیر :- سید عصمت اللہ، سید جعفر حسین، سید ضیاء اللہ گوجرانوالہ

تعداد طبع اول :- سنہ ۱۴۱۹ھ ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

تعداد طبع دوم :- سنہ ۱۴۲۲ھ

پریس : القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ناشر :- مکتبۃ المعارف دارالعلوم حسینیہ شہداد پور سندھ پاکستان

فون ۴۲۲۷۶ - ۴۱۳۷۶ (۰۲۲۳۲)

ملنے کے پتے

کراچی :- صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس، المنظر اپارٹمنٹس ۴۵۸ گارڈن ایسٹ
نزد لسبیلہ چوک کراچی۔ پوسٹ کوڈ نمبر ۷۴۸۰۰

لاہور :- مکتبہ عثمانیہ بیت الحمد ۳۵۳ مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

شہداد پور :- مکتبۃ المعارف دارالعلوم حسینیہ شہداد پور ضلع سانگھڑ سندھ پاکستان پوسٹ کوڈ ۶۸۰۳۰

اہم نوٹ

ہم نے اس کتاب کی تصحیح میں حتی الوسع کوشش کی ہے پھر بھی ممکن ہے کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ لہٰذا تمام قارئین سے التماس ہے کہ اگر کہیں غلطی پاویں تو براہ راست ہمیں اطلاع دیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے درست کیا جا سکے، اللہ تعالیٰ اس کا اجر آپ کو عطا فرمائیں گے۔

خط و کتابت کیلئے :- مکتبۃ المعارف دارالعلوم حسینیہ شہداد پور پوسٹ کوڈ ۶۸۰۳۰

www.ahlehaq.org

لیے ان شیاطین کو مسخر کر دیا کہ جو اُن کے واسطے دریا میں غوطہ لگاتے ہیں اور اسکی تہ میں سے جواہرات نکال کر لاتے ہیں اور اس غوّاصی کے علاوہ اور بھی ان کے بہت سے کام کرتے ہیں اور کاموں سے مراد نفیس نفیس عمارتیں بنانا اور عجیب عجیب صنعتوں کا ایجاد کرنا یہ سب کام جنات کیا کرتے تھے۔ اور ہم انکے نگہبان اور نگران تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے باہر ہو سکے نہ کوئی مطالبہ تھا اور نہ کوئی پڑتال تھی اور نہ کسی کی تنخواہ تھی۔ ملک کے تمام کارخانے انہی جنات اور شیاطین کی محنت اور خدمت سے چل رہے تھے حکم سلیمان ؑ کا چل رہا تھا اور یہ سب کے سب انکے فرمانبردار غلام تھے اور بلا تنخواہ کے کام کر رہے تھے۔ یہ خدا تعالےٰ کی عطا فرمودہ شخصی بادشاہت تھی کوئی جمہوری اور قومی حکومت نہ تھی۔ سارے ملک میں سلیمان علیہ السلام کی آمریت تھی۔ تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖ۔ لیکن سلیمان علیہ السلام کی یہ آمریت خدا و ند احکم الحاکمین کی شہنشاہی کا آئینہ تھی۔

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت لکڑی کا تھا اور اس کے گرد ایک تختہ تھا جس پر ضروری اشیاء رکھی جاتی تھیں۔ سلیمان علیہ السلام کے ساتھ دیگر ارکان دولت بھی بیٹھتے اور ضروری سامان مثلاً گھوڑے اور خیمے اور فرش بھی جس قدر چاہتے ساتھ رکھ لیتے اور پرند اوپر سے آکر سایہ کر لیتے اور ہوا کو حکم ہوتا کہ چلے جدھر چاہتے وہاں لیکر رواں ہو جاتی اور جہاں چاہتے وہاں اترتے کما قال تعالیٰ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ اور فرمایا غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ۔

یہ معجزہ تو تسخیر ہوا کا تھا اور دوسرا معجزہ شیاطین کا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے شیاطین اور جنات کو سلیمان علیہ السلام کے قبضہ میں مسخر اور مقہور کر دیا تھا جس سے وہ چاہتے کام لیتے۔ نہ کوئی بھاگ سکتا تھا اور نہ سرکشی کر سکتا تھا۔ کما قال تعالیٰ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ۔ (دیکھو تفسیر ابن کثیر صہ ۱۸۷ ج ۳)

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ

اور ایوب کو جس وقت پکارا اپنے رب کو کہ مجھ کو پڑی ہے تکلیف اور

اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا

تو ہے سب رحم والوں سے رحم والا۔ پھر ہم نے سن لی اس کی پکار اور اٹھا دی

مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ

جو اس پر تھی تکلیف اور دیئے اسکو اسکے گھر والے اور انکے برابر ساتھ

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾

انکے اپنے پاس کی مہر سے اور نصیحت بندگی والوں کو۔

www.ahlehaq.org

(۶) قصۂ ایوب علیہ السلام

قال اللہ تعالیٰ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝
الیٰ .... وَذِكْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ۝

یہ چھٹا قصہ ایوب علیہ السلام کا ہے جو طرح طرح کی مصائب سے آزمائے گئے اور بے مثال صبر فرمایا۔ ان کا صبر خود ایک مستقل معجزہ تھا حضرت ایوب علیہ السلام بڑے خوشحال پیغمبر تھے اللہ تعالیٰ نے طرح طرح سے آسودہ کر رکھا تھا۔ باغ اور کھیت اور مویشی اور مال و دولت اور اولاد صالح اور مرضی کے مطابق عورت وغیرہ وغیرہ دے رکھی تھیں۔ اس خوشحالی میں وہ خدا کے شکر گزار بندے تھے پھر خدا تعالیٰ نے انکو مصیبت سے آزمانا چاہا۔ مال اور اولاد اور باغ اور کھیت سب فنا ہو گئے اولاد مر گئی اور دوست آشنا سب الگ ہو گئے۔ صرف ایک بیوی رفیق رہ گئی اور اخیر میں وہ بھی کچھ گھبرا سی گئی مگر ایوب علیہ السلام جس طرح نعمت میں خدا کے شکر گزار رہے اسی طرح وہ بلا میں بھی صابر رہے نہ زبان سے کوئی حرف شکایت اور نہ دل میں شکایت کا کوئی خطرہ گزرا، جب بیماری حد سے گزر گئی تب اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اللہ نے انکی دعا قبول کی۔ اور انکو صحت اور عافیت عطا کی۔ اور جو اولاد دب کر مر گئی تھی اسکو بھی دوبارہ زندہ کر دیا اور اتنی ہی اولاد اور عطا کر دی اور اپنے فضل سے انکی پھر وہی خوشحالی کی حالت کر دی بلکہ اس سے بہتر۔

اب ان آیات میں ایوب علیہ السلام کا قصہ ذکر کرتے ہیں تاکہ صابروں اور شاکروں کے لیے عبرت ہو چنانچہ فرماتے ہیں اور اے نبی ہمارے صابر بندہ ایوب کا قصہ ذکر کرو جبکہ انکو اللہ کی طرف سے جان اور مال اور اولاد میں ہر طرف سے بلا پہنچی، حتیٰ کہ جسم کا کوئی حصہ بھی زخموں سے محفوظ نہ رہا۔ بقول بعض اٹھارہ برس اسی تکلیف میں گزارے اور حیا و شرم کے مارے حق تعالیٰ سے اپنی عافیت اور تندرستی کی دعا بھی نہ کی کہ سالہا سال حق تعالیٰ کی نعمتوں میں گزارے ہیں جب تک اتنی مدت تک اسکی بلاؤں پر صبر نہ کر لوں اس وقت تک کس منہ سے مانگوں حتیٰ کہ اگر بدن کے زخم سے کسی وقت کوئی کیڑا گر جاتا تو اس کو اٹھا کر پھر اسی جگہ رکھ دیتے اور کہتے کہ یہ میرے پروردگار کی بھیجی ہوئی بلا ہے اے بلا تو میرے بدن کو اچھی طرح کھا۔ یہ کمال رضاء بقضاء اور صبر بہ بلاء ہے کہ یہ تکلیف انتہا کو پہنچی ہوئی ہے مگر حال یہ ہے کہ "ایلام دوست بہ از انعام دوست" بالآخر ایوب نے اپنے رب کو پکارا اور یہ دعا کی کہ اے پروردگار تحقیق مجھ کو تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے جو تیری شان ارحم الراحمین کا اقتضاء ہو وہ کر گزر ایوب علیہ السلام نے اپنا سوال تو پیش کر دیا لیکن درخواست کو ظاہر نہ کیا۔ حق تعالیٰ کی غایت رحمت کا ذکر کیا اور اپنی عاجزی اور لاچاری ظاہر کی اور خاموش ہو گئے مطلب یہ تھا کہ میں تیری بارگاہ رحمت میں کیا عرض کروں۔ عرض کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے آپ ارحم الراحمین ہیں اور یہ میری بیماری اور لاچاری آپ کے سامنے ہے جو چاہیں کریں میں آپ کا بندہ ہوں لیکن آپکی رحمت کا محتاج ہوں

www.ahlehaq.org

پس انکا یہ کہنا تھا کہ ہم نے انکی دعا قبول کی سو جو تکلیف اور بیماری انکو لاحق تھی وہ یک لخت ہم نے دور کر دی اور ہم نے انکو بعینہٖ انکے اہل و عیال عطا کر دیئے یعنی ان کو زندہ کر دیا اور اتنے ہی اور ان کے ساتھ دے دیئے، یعنی جو اولاد مر گئی تھی اسکو ہم نے زندہ کر دیا اور اتنی ہی اولاد اسکے بعد پیدا کر دی جو گزشتہ اولاد کے برابر تھی، ایوب علیہ السلام نے جب اپنے رب کو پکارا تو دریائے رحمت جوش میں آگیا اور آواز آئی۔ اے ایوبؑ اپنا پاؤں زمین پر مار۔ ایک چشمہ نمودار ہوا۔ اس سے ایوب علیہ السلام نے غسل کیا۔ اس سے انکی تمام بیماری یک لخت جاتی رہی اور خوبصورت بدن نکل آیا۔ بیوی یہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ ایوب علیہ السلام نے کہا میں وہی ایوبؑ ہوں، اللہ تعالےٰ نے مجھ پر رحم کیا۔ اور مجھ پر میرا مال اور اہل و عیال سب واپس کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم نے ایوب کے ساتھ کیا وہ اپنی خاص رحمت اور مہربانی سے کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ ارحم الراحمین کی رحمت اور عنایت ایسی ہوتی ہے اور تاکہ عبادت گزاروں کے لیے نصیحت اور عبرت ہو کہ صبر ایسا ہوتا ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ صبر اور شکر میں حضرت ایوب علیہ السلام کی اقتدار کریں۔

اس واقعہ میں ایوبؑ علیہ السلام کو چار ابتلاء پیش آئے (۱) مال جاتا رہا (۲) اولاد مر گئی (۳) بدن بیماری سے پھٹ گیا (۴) سوائے بیوی کے سب نے چھوڑ دیا اور شماتت کرنے لگے کہ ایوبؑ نے کوئی ایسا سخت گناہ کیا ہے جس کی سزا ایسی سخت ملی ہے۔ ایوب علیہ السلام نے اس ابتلاء اور بلا پر صبر کیا۔ اوّل تو دعا پر بھی راضی نہ تھے حیا اور شرم کی وجہ سے صحت کی دعا بھی نہ کرتے تھے بالآخر بیوی کے اصرار سے اپنی صحت کے لیے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے قبول کی۔ اللہ تعالےٰ نے صحت اور تندرستی بھی عطاء کی اور جو اولاد مر گئی تھی اسکو دوبارہ زندہ کر دیا چونکہ جو اولاد اکٹھی ہی دب کر مر گئی بظاہر وہ موت اجل نہ تھی۔ بلکہ موت ابتلاء و آزمائش تھی اس لیے ان بنی اسرائیل کی طرح دوبارہ زندہ کر دی گئی جنکو طاعون سے بھاگنے کی وجہ سے ہلاک کر دیا گیا جیسا کہ سورۂ بقرہ میں گزرا۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ۔ بعد ازاں اللہ تعالےٰ نے ایوب علیہ السلام کو پہلے کی طرح مال و دولت بھی عطا کر دیا جس قدر مال انکا جاتا رہا تھا اسی قدر اللہ نے پھر انکو دے دیا بلکہ اس سے زائد۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ایوبؑ علیہ السلام ایک دن غسل فرما رہے تھے کہ اوپر سے سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ ایوب علیہ السلام انکو اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے ایوبؑ کیا میں نے تجھ کو اس چیز سے غنی نہیں کیا کہ جس کو تو دیکھتا ہے۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن تیری برکت سے غناء نہیں۔ مطلب یہ تھا کہ میرا سونے کی ٹڈیوں کی طرف رغبت کرنا دنیاوی غنا حاصل کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس لیے ہے کہ سونے کی ٹڈیاں تیری طرف سے بلا سبب ظاہری کے برس رہی ہیں اور یہ تیری طرف سے بلاشبہ برکت ہیں اور بندہ کتنا ہی مالدار ہو جائے مگر خدا کی برکت سے غنی اور بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ سے طلبِ زیادت قناعت کے منافی نہیں البتہ غیر اللہ سے سوال قناعت کے منافی ہے۔

www.ahlehaq.org